Monthly Al Ameer
www.alhasan.in
Vol :1
Issue : 9
جلد : ۱
شمارہ : ۹
شہروشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ
ماہنامہ
الامیر
Monthly Al Ameer Melvisharam
بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ
October 2016
اکتوبر 2016
سرپرست
حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالحسن محمد یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم
صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم
محرم
۱۴۳۸ھ
مدیر
مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی
استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم
MONTHLY AL AMEER
For Private Circulation Only
Hafiz Mohammed Shameel
#25, Maniyakkara Street, Melvisharam - 632 509 ,Vellore Dist (T.N.)
Cell : +91 99525 83343, E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in
Contact :
Maulana Naveed Sb+91 74183 38663, Prof Hashim Sb +91 81241 54663
ماہنامہ الامیر کو آپ ان جگہوں سے بھی خرید سکتے ہیں
احمد اسٹور: عثمان پیٹ پہلی گلی، میل وشارم
عرفات ایجنسی: انا سالئی، نزد ساہوکار گلی، میل وشارم
ویلور: ویلور بکڈ پو، نزد جامعہ باقیات صالحات، ویلور
فی پرچہ: 6/-
سالانہ زرتعاون 70/-
Printing & Publishing : F R N Dtp & Books Melvisharam Cell : +91 99525 83343

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از سرپرست دامت برکاتہم

نئے سال کا مطالبہ

ذوالحجہ کا مبارک مہینہ ابھی ہم سے رخصت ہوا جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خاطر جانوروں کی قربانی پیش کی، تو اب ہمارے سامنے محرم الحرام کا مہینہ آرہا ہے، جو ہم سے اسلام کی ترقی و سربلندی کے لئے خود ہماری قربانی کا مطالبہ کررہا ہے۔ اسلامی تاریخ کا آغاز ہجرت کے واقعہ سے رکھنے میں گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام کی ترقی اسی بات پر موقوف ہے کہ مسلمان ہر زمانہ میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام جیسی قربانی پیش کریں کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم ہونے کے بعد دین کے خاطر اپنے وطن عزیز مکہ مکرمہ کو اپنے گھر بار ورشتہ داروں کو چھوڑ کر کفار مکہ کے بے شمار ایذاء رسانیوں کو برداشت کرتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کئے۔

حضرت عمر فاروقؓ جو ہجری تاریخ کے موجد ہیں آپ نے اسلامی تاریخ کو ہجرت کے واقعہ کے ساتھ جوڑنے کی وجہ یہ ذکر فرمائی ''الهجرة فرقت بين الحق والباطل ''(فتح الباری:۷/ ۲۷۸) یعنی واقعہ ہجرت نے حق وباطل کے درمیان فرق کردیا اسی لئے اسلامی تاریخ کی نسبت ہجرت کے واقعہ سے فرمائی۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی فرضیت کا حکم اگرچہ فتح مکہ کے بعد ختم ہوگیا لیکن معاصی اور گناہوں کو چھوڑ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت کی طرف ہجرت کا حکم ہمیشہ کے لئے باقی ہے۔ حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا'' المهاجر من هجر ما نهى الله عنه'' (بخاری، مشکوۃ:۱/۱۲) یعنی حقیقت میں مہاجر وہ شخص ہے جو اللہ کے منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے صحابہ کرامؓ کے مشورے سے ہجری تاریخ کی جو بنیاد رکھی اس میں ہمارے لئے درس عبرت ہے کہ مسلمان ہر حالت میں اسلامی تشخص اور اسلامی امتیاز کو اپنائیں کسی حال میں ہم دوسروں کے غلام اور محتاج نہ بنیں، اسلامی غیرت کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ ہم ہمارے نجی معاملات میں اسلامی تاریخ ہی کو مقدم رکھیں اس لئے کہ بہت ساری عبادات مثلاً رمضان کے روزے، حج کی عبادت، شب برأت، زکوۃ کے نصاب میں سال کے گذرنے کا حساب ، عرفہ وعاشوراء کے روزے، طلاق خلع وغیرہ میں عدت کا اعتبار ہجری اور اسلامی تاریخ ہی کے حساب سے کیا جاتا ہے،

الغرض یہ ہجری سال کا آغاز جہاں ہم سے دین اسلام کی ترقی وسربلندی کے لئے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام جیسی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے وہیں ہمیں اسلامی ہجری تاریخ وتشخص کو اپنانے، معصیت و گناہوں کو چھوڑ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنانے کا بھی سبق دیتا ہے۔

درس قرآن

مہینے کل بارہ ہیں

حضرت مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسئہ مفتاح العلوم، میل وشارم

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموت والارض منها اربعة حرم الخ

ترجمہ: مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن اس نے پیدا کئے تھے آسمان اور زمین ان میں چار مہینے ہیں ادب کے۔ [ترجمہ شیخ الہندؒ]

تفسیر یعنی اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اسی دن سے اس نے مہینوں کی تعداد بارہ (12) عدد مقرر فرمائی ہے ان میں سے چار مہینوں کو حرام (زیادہ ادب واحترام کے قابل) قرار دے دیا وہ چار مہینے ذوالقعدۃ الحرام، ذوالحجۃ الحرام، محرم الحرام، رجب المرجب ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور یہی دین صحیح ہے۔ (انوارالبیان :273/4) سارے انبیاء کی شریعتوں میں سال کے یہی بارہ مہینے چلے آرہے ہیں ان میں سے ایک محرم الحرام بھی ہے رب عالم کے حکم سے رحمتِ دو عالم ﷺ نے جو حج ادا کیا اس میں میدان عرفات کے اندر وفات سے اسی (80) دن قبل جو بے نظیر خطبہ دیا اس خطبہ میں حضور اقدس ﷺ کا جملہ تھا ''منھا اربعۃ حرم ثلاث متوالیات ورجب مضر'' حرمت کے تین مہینے تو مسلسل آتے ہیں اور ایک رجب ہے (انوارالقرآن)

حرمت کی وجہ: ان مہینوں کو متبرک دو معنوں سے کہا گیا ہے (۱) ان میں قتل وقتال حرام ہے (۲) یہ مہینے واجب الاحترام ہیں۔ قتل وقتال کا حکم تو منسوخ ہو گیا مگر دوسری وجہ اب بھی باقی ہے چنانچہ ''احکام القرآن'' میں امام جصاصؒ نے لکھا ہے کہ ''ان متبرک مہینوں میں جو شخص عبادات میں لگے تو بقیہ مہینوں میں بھی اس کو عبادات کی توفیق ہو جائیگی جوان بابرکت مہینوں میں گناہوں سے بچتا ہے تو بقیہ مہینوں میں بھی گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

ان مہینوں کے جو نام اسلام میں معروف ہیں وہ انسانوں کی بنائی ہوئی اصطلاح نہیں بلکہ رب العالمین کا متعین کردہ ہے اس سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نزدیک قمری مہینوں کا اعتبار ہے اور اسی پر احکام شرعیہ ''نماز، روزہ، زکوۃ، حج'' کی بنیاد ہے۔

مسئلہ: تاریخ اور سال کا حساب چاند اور سورج (قمری، شمسی) دونوں سے جائز ہے۔ مگر قمری حساب کا محفوظ رکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے بلا ضرورت شمسی حساب اور تاریخ کو اختیار کرنا سنت اللہ اور سنت السلف کے خلاف اور ناپسندیدہ ہے۔ عبادات واحکامِ شرع میں تو قمری تاریخ وسال ہی متعین ہے۔ [معارف القرآن :373/4]

درسِ حدیث

یوم عاشوراء کے معمولات

حضرت مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن عبد الله بن عباسؓ قال حین صام رسول الله ﷺ یوم عاشوراء وامر بصیامه قالوا یا رسول الله ﷺ انه یوم یعظمه الیهود والنصاری فقال رسول الله ﷺ فاذا کان العام المقبل ان شاء الله صمنا الیوم التاسع قال فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول الله ﷺ

[رواه مسلم/باب صوم یوم عاشوراء :1143]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا تو بعض صحابہ نے عرض کیا اس دن کی تو یہود ونصاریٰ بہت تعظیم کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''انشاءاللہ! جب اگلا سال آئے گا تو نویں کا بھی روزہ رکھیں گے (حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ) پس اگلا سال نہیں آیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

عاشوراء کے روز کے اعمال اوران کی فضیلت؛ اس دن صرف دو ہی عمل حدیث سے ثابت ہیں: (۱) روزہ رکھنا؛ حدیث پاک میں ھیکہ عاشوراء کے روزہ سے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۲) اہل و عیال پر بقدر وسعت خرچ کرنا؛ حدیث پاک میں ھیکہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھلانے پلانے میں فراخی کرے گا اللہ تعالیٰ سال بھر اس کی روزی میں برکت عطا فرمائیں گے۔

اہل کتاب کی مشابہت سے بچیں؛ اس حدیث پاک سے ہمیں ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ عبادات میں بھی دوسروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچیں، چنانچہ اسی حدیث کی وجہ سے حضرات فقہاء نے کہا کہ دسویں محرم کے روزہ کے ساتھ نویں یا گیارہویں کے روزہ کو ملانا مستحب ہے۔

ہمارے لئے حدیث پاک کا پیغام؛ جب عبادت اور نیکی کے کام میں بھی نبی اکرم ﷺ نے مشابہت پسند نہیں فرمائی تو اگر کوئی مسلمان دوسرے کاموں میں (وضع قطع میں، لباس میں، کھانے پینے کے طریقوں اور رہن سہن میں) غیروں کی مشابہت اختیار کرے گا تو کتنی بری بات ہوگی۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**من تشبه بقوم فهو منهم**'' کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ (انجام کار) اسی قوم سے ہوجائیگا، یعنی اگر نیک لوگوں کی مشابہت اختیار کرے تو انجام کار نیکوں میں سے ہوگا۔ اور اگر برے لوگوں کی نقالی کرے تو انجام کار بروں میں سے ہوگا۔

ختم نبوت

شیعہ اور ختم نبوت

حضرت مولانا محمد نوید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اسلام دشمنوں نے کئی طریقوں سے ''ختم نبوت'' کا انکار کیا، کسی نے کھلم کھلا نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا۔ کسی نے اشارۃً وکنایۃً چور دروازہ سے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔

انہیں میں ایک ''شیعہ فرقہ'' بھی ہے، ان میں بھی کئی جماعت ہیں ان میں سے ایک ''شیعہ امامیہ'' ہے شیعہ امامیہ کا ایک عقیدہ ''عقیدۂ امامت'' ہے اس کا مطلب یہ ھیکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں کو مبعوث کیا جاتا ہے اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے بعد اماموں کو مبعوث کیا جائیگا۔ (یعنی نبی اور رسول نہیں آئیں گے بلکہ امام آئیں گے) نعوذ باللہ۔

شیعوں کے عقیدے کے مطابق وہ ''12 امام'' نبی کی طرح ہر غلطی سے پاک اور معصوم ہوں گے۔ ان پر وحی نازل ہوگی۔ ہر بات میں ان کی اطاعت واجب ہے اور قرآن پاک کے احکام کو منسوخ یا معطل بھی کر سکتے ہیں۔ نعوذ باللہ

شیعوں کا یہ نظریۂ امامت حضرت محمد ﷺ کی ختمِ نبوت کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کے خلاف ایک سازش ہے اور یہ نظریہ فطری طور پر غلط ہے۔

اسلامی معلومات

محرم الحرام کے اہم تاریخی واقعات

جناب پروفیسر محمد ہاشم صاحب

☆ حضرت خاتم المرسلین محمد ﷺ سے حضرت ام المؤمنین صفیہؓ کا نکاح

☆ حضرت ام کلثومؓ بنتِ رسول اللہ ﷺ کا حضرت عثمان غنیؓ سے نکاح

☆ حضرت فاطمہ زہراؓ بنت رسول اللہ ﷺ کا حضرت علیؓ سے نکاح

☆ خلافتِ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ (خلیفہ ثالث)

☆ خلافتِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (خلیفہ رابع)

☆ وفات حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ

☆ ابرہہ شاہِ یمن کی ہلاکت

☆ غزوۂ خیبر

☆ شہادت حضرت عمر فاروقؓ

☆ دار العلوم دیوبند کا قیام

☆ شہادت حضرت حسین بن علیؓ

[تین منٹ کا مدرسہ]

فقہ

آپ کے مسائل اور ان کا حل

از: مفتی محمد یعقوب صاحب قاسمی استاذ جامعہ باقیات صالحات، ویلور

سوال: آج کل عید کے روز عید مبارک اور جمعہ کے روز جمعہ مبارک اور اسلامی نیا سال کے آغاز میں نیا سال مبارک کہنے کا عام رواج ہے۔ کیا شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے؟

جواب: شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور عوام میں اس کا التزام ہونے لگا ہے، اس لئے پسندیدہ نہیں ہے اگر ثواب بھی سمجھا جاتا ہو تو شریعت میں زیادتی اور بدعت ہونے کی وجہ سے گناہ ہے البتہ عبادت سمجھے بغیر اگر کوئی مبارک باد دے اور خیر و برکت کی دعا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ مبارک بادی کے عمل میں پہل نہیں کرنا چاہئے۔ [احسن الفتاویٰ، فتاویٰ بنوری ٹاؤن]

سوال: کیا دس محرم (یوم عاشوراء) کی فضیلت حضرت حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے ہے؟

جواب: یوم عاشوراء واقعۂ کربلا سے پہلے بھی معزز اور مکرم تھا، یہ دن اسلام سے پہلے گذشتہ امتوں میں بھی بڑی عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا یہ بالکل غلط ہے کہ سیدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد یوم عاشوراء محترم ہوا بلکہ صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حسینؓ کی شہادت کے لئے ایسا مبارک دن پسند فرمایا جس کے ذریعہ آپ کی شہادت کے درجات اور فضائل میں زیادتی فرمائی۔ [مسائل شرک و بدعت]

سوال: بعض لوگ محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے منحوس سمجھتے ہیں اس میں تعزیہ ماتم کرتے ہیں اور کالے کپڑے پہنتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت حسینؓ کی شہادت یقیناً ایک دردناک حادثہ ہے سب کو اس سے عبرت حاصل کرنا لازم ہے کہ حق پر کس طرح قائم رہنا چاہئے کسی ظالم طاقت کے سامنے جھکنے سے جام شہادت نوش کرنے کا مقام بہت بلند ہے، لیکن اس کی وجہ سے ماتم کرنا، آگ میں کودنا، تعزیہ (پنجہ اٹھانا)، کالا کپڑا پہننا، اس ماہ کو منحوس سمجھنا یہ سب روافض یعنی شیعہ کا طریقہ ہے، بہت بڑا گناہ ہے اہل سنت والجماعت (مسلمانوں) سے ان رسومات کا کوئی تعلق نہیں۔ [ماخوذ از: فتاویٰ محمودیہ]

سوال: کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ ان کے عقائد کیا ہیں؟

جواب: مذہب شیعہ کا بانی ابن سبا (یہودی) تھا، اس نے انتہائی مکاری سے اس کا پرچار کیا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں میں گھسا اور بددینی پھیلائی۔ شیعہ کے چند غلط عقائد ان ہی کی کتابوں میں لکھا ہے، حضور ﷺ کے تین صحابہ اسلام پر باقی رہے تھے بقیہ سب (نعوذ باللہ) مرتد ہو گئے۔ قرآن کریم کو یہ لوگ تحریف شدہ (بدلا ہوا) مانتے ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں، ان کے مذہب میں تقیہ (چھپانا) ہے جب چاہے اپنے آپ کو کافر کہے، جب چاہے مسلمان، جب چاہے اپنے آپ کو شیطان بھی ظاہر کر سکتے ہیں چنانچہ ایسے عقائد رکھنے والے شیعہ اسلام سے بالکلیہ خارج اور کافر ہیں، ان شادی بیاہ کا تعلق رکھنا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنا ناجائز ہے۔ ان کے اعمال اور شعار سے مسلمان مکمل پرہیز کریں۔ [ماخوذ از: فتاویٰ محمودیہ]

ملفوظات | عارف باللہ حضرت اقدس قاری امیر حسن صاحبؒ | پہلے کا حاجی ہادی ہوتا تھا

فرمایا کہ پہلے یہ حالت تھی کہ حاجی حج کے لئے جاتا اور اس کی پوری توجہ حج کی طرف اور اللہ کی طرف ہوتی تھی۔ آج کے حالات یہ ہیں کہ پوری توجہ اور وقت سامان کے خریدنے اور فرمائشوں کے پورا کرنے میں لگتا ہے چنانچہ باوجود اس شرف کے کہ حرم کے حاضری کی سعادت حاصل ہو گئی، بازاروں کی تفریح میں اوقات گذارتے ہیں، اور جماعت تک چھوٹ جاتی ہے۔

پہلے زمانے میں حاجی اصول کے مطابق حج کر کے واپس آتا، اللہ کا تعلق لیکر آتا اور اپنے پورے علاقہ والوں کے لئے ہادی بن کر آتا۔ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب جو ہمارے ساتھیوں میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ کچھ نصیحت کیجئے، تو فرمایا کہ: یہاں کی دو چیزیں یعنی کھجور اور آب زمزم تو واقعی اس قابل ہیں کہ ان کو لایا جائے، تبرک ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی فرمائش نہ پوری کرنا۔ [کلماتِ صدق عدل: 129]

ایک سنت

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ (جامع ترمذی) ہر ماہ کا نیا چاند یہ بتلاتا ہے کہ انسان کی زندگی کا ایک مرحلہ پورا ہو کر دوسرا مرحلہ شروع ہوا ہے چنانچہ یہ دعا کی گئی کہ یا اللہ! شروع ہونے والا مہینہ بھی امن و ایمان، اسلام و سلامتی کے ساتھ گذرے، اور تیری فرمانبرداری نصیب رہے۔

تاریخ

اسلامی سال کب سے شروع ہوا؟

مولانا محمد تنزیل صاحب

پچھلی قوموں میں تاریخ معلوم کرنے کیلئے مختلف چیزوں کو مدار بنایا جاتا رہا ہے کہ عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا سے جانے کے بعد سے تاریخ بنائی، اسی طرح عرب کے لوگوں نے واقعہ فیل سے تاریخ مقرر کی۔تو سوال یہ ہے کہ ہجری سال جو کہ اسلامی تاریخ کے لئے مقرر کیا گیا ہے، یہ کب سے ہے اور کیوں ہے؟

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اس کی بنیاد رکھی گئی اور یہ صحابہؓ کے مشوروں سے طے کیا گیا تھا۔اور اس کی وجہ کتابوں میں مختلف بیان کئے گئے ہیں، جیسے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو خط لکھا کہ ''آپ کی طرف سے خطوط موصول ہوتے ہیں مگر ان پر تاریخ لکھی ہوئی نہیں ہوتی (یعنی یہ پتہ نہیں چلتا کہ خط کب کا لکھا ہوا ہے)لہذا حضرت عمرؓ نے تاریخ کو مقرر کرنے کا حکم دیا۔البتہ واقعہ ہجرت کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسلامی تاریخ کو متعین کرنے کی وجہ انہیں حضرات کی زبانی ملاحظہ کریں؛ فرمایا:الهجرة فرقت بين الحق و الباطل ''ایک روایت میں ہے''بل نؤرخ من مهاجر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فان مهاجره فرق بين الحق و الباطل ''ایک روایت میں حضرت سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ ہم کس دن سے تاریخ لکھیں؟ حضرت علیؓ نے کہا:''من يوم هاجر رسو ل الله صلی اللہ علیہ وسلم وترک ارض الشرک ''(یعنی جس دن اللہ کے رسول نے ہجرت کی اور شرک کی سرزمین کو چھوڑا اس دن سے لکھیں)اس سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ نے تاریخ اسلامی کی ابتداء ہجرت سے اس لئے قرار دی کہ یہ واقعہ حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔اس سے لوگوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی کہ اسلام حق ہے اور اس کو ختم کرنا ممکن نہیں، ہر حال میں ابھر کر رہے گا۔

تاریخ طبری کی روایت کہ مطابق جب مشورہ ہو رہا تھا تو سوال ہوا کہ کس ماہ سے ابتداء مانی جائے؟ بعض نے کہا کہ رمضان سے اور بعض نے کہا کہ محرم سے، کیوں کہ وہ لوگوں کے حج سے واپسی کا محترم مہینہ ہے پھر اسی پر ان سب کا اجماع ہو گیا۔اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ اگر چہ ہجرت کا واقعہ ماہِ ربیع الاول میں پیش آیا تھا مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے مدینہ جانے کا عزم اور ارادہ ''ماہ محرم الحرام'' میں ہی کر لیا تھا۔اس لحاظ سے محرم ہی ہجرت کا مہینہ ہے، اگر چہ اس پر عمل ربیع الاول میں ہوا۔

اصلاح معاشرہ

چند بدعاتِ محرم الحرام

از: حضرت مفتی ابوحماد حفیظ صاحب

محرم کی فضیلت کیوں؟

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے یہ مہینہ بہت سے تاریخی اہمیتیں رکھتا ہے تو شرعی فضیلتوں کا بھی حامل ہے۔ یہ مہینہ اس لئے ادب واحترام کے لائق نہیں کہ اس میں انبیاء وصحابہ واولیاء کے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں بلکہ اس مہینہ کو تو خدا نے روزِ اول ہی سے برکت والا بنادیا تھا۔ چنانچہ اسلام سے پہلے بھی یہ مہینہ حرمت والا رہا ہے۔

خیر وشر کی بنیاد؟ اسلام میں واقعات کی بنیاد پر کسی زمانہ کو اچھا یا برا نہیں کہا جاتا ہے بلکہ ایسا کہنے سے قرآن میں منع آیا ہے "وما یھلکنا الا الدھر "(الجاثیہ:24) خیر وشر کی وجہ دن ورات یا ماہ وسال نہیں بلکہ خالقِ کائنات اور کارساز زمانہ کی مشیت ہے۔ اسی لئے شریعت نے اچھے یا برے دن منانے سے روکا ہے چنانچہ خاص خاص دن کو بڑے لوگوں کی یاد کے طور پر یا سال گرہ کے طور پر منانے کو غلط قرار دیا گیا ہے۔

چند منکرات؛ جن سے بچنا انتہائی ضروری ہے:

ماہ محرم یا اس کی دسویں تاریخ کو سوگ منانا، خاص رنگ اور خاص قسم کے کپڑے پہننا یا بچوں کو پہنانا، خاص قسم کے کھانے یا پینے کی چیزیں بنانا، شربت بنا کر پینا یا اس کو تقسیم کرنا، خاص اس دن شہادت کے قصے بیان کر کے بہ تکلف غمگین ہونا وغیرہ وغیرہ یہ سب شیعوں کے کرتوت ہیں سب کے سب غلط اور بدعات ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے احتراز لازم ہے۔ اور یہ سب چیزیں نہ صرف نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودات کے خلاف ہیں بلکہ جس عظیم ہستی سے محبت کا دعویٰ کیا جاتا ہے (نواسۂ رسول حضرت حسینؓ) کے اس مشن کے بھی خلاف ہے جس کے لئے انہوں نے اپنی جان قربان کردی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین واولیاء یہ سب صبر و استقلال کے پہاڑ ثابت ہوئے ان کے خلفاء اور ورثاء ہونے کا دعویٰ کرنے والے تعزیہ کے جلوس نکال کر نوحہ و ماتم کرے؟ یہ تو ان بزرگوں کی توہین ہے۔ یہ خرافات شہادت کے 700 یا 800 سال بعد تیمور لنگ بادشاہ کے دور میں شروع ہوئیں۔ [ماخوذ از: اغلاط العوام، اصلاح الرسوم]

گوشۂ اطفال

کرامات کی حقیقت، اتباع سنت

حضرت مولانا سہیل الرحمٰن صاحب قاسمی امام مسجد حفصہ، میل وشارم

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک شخص آکر تیس، چالس دن رہا۔لیکن کوئی کرامت نہیں دیکھا، تو اس شخص نے حضرتؒ سے پوچھا آپ کیسے بزرگ ہیں کہ آپ سے کوئی کرامت صادر نہیں ہوتی، حضرتؒ نے جواب دیا کہ تو جب سے ہمارے پاس آیا اس وقت سے اب تک کوئی خلاف سنت عمل دیکھا؟ اس شخص نے جواب دیا بالکل نہیں دیکھا۔ حضرتؒ نے فرمایا: ''یہی ایک بڑی کرامت ہے''۔ لہذا ہم کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں سنت کا لحاظ رکھیں، کیونکہ یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔

گوشۂ خواتین

عورت کی ذمہ داریاں

ام حماد

نیک عورت کا کام کیا ہے؟ نیک عورت کا کام یہ ھیکہ وہ ''قانتات'' بنی رہے، یعنی اللہ کی اطاعت کرنے والی۔ اللہ نے جو حقوق شوہر کے عائد کئے ہیں ان حقوق کو صحیح طور پر بجالانے والی جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو خود اپنی عزت کی حفاظت کرے کہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو اور شوہر کے مال ومتاع کی حفاظت کرے، عورت ازواج مطہرات کی سیرت کا مطالعہ کرے حتی الوسع ان کی اتباع کرے کیونکہ خوشگوار زندگی اتباع سنت ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ: عورت کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کو شوہر کے پیسے کا درد ہو کہ شوہر کا پیسہ غلط جگہ پر یا فضول خرچی میں ضائع نہ ہو۔ شوہر کے جائز کاموں میں اطاعت عورت کیلئے نفلی عبادات پر مقدم ہے۔ عورت صبح سے لے کر شام تک جتنا کام کررہی ہے جیسے کھانا پکانا، گھر کی دیکھ بھال، بچوں کی تربیت، شوہر کے ساتھ خوش دلی وتسلی کی باتیں وغیرہ اگر ان سب میں نیت درست ہو تو اجر وثواب لکھا جائیگا۔ میاں، بیوی کا تعلق محض ضابطوں کا نہیں بلکہ یہ دلوں کا جوڑ اور تعلق ہے۔ [اسلام میں حقوق وفرائض:210/2]

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین ''ماہنامہ الامیر'' کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

یاد رہے ہم نے اپنی آنکھوں پر دہ نہیں ڈالا تو یقیناً ہمارے دلوں پر پردہ ڈالدیا جائیگا

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translate by : S.Mohammed Ibrahim Sahib

The Sacred Month of Zilhaj has just now departed from us in which we sacrificed animals based on the commandment of Allah. Now the month of Muharram is nearing us which demands our sacrifice for the development & flourishing of Islam. The inception of Islamic History/ Calender with the event of Hijrat (Emigration) signifies that development of Islam commences if Muslim of every era present their sacrifice like Hazrat Mohammed ﷺ and the Sahaaba (companions of Hazrat Mohammed ﷺ). The emigration from makka to Madina had occured on the direction of Allah For the Sake of Deen, they have to leave theirbeloved place Makka, their homes, their relatives and tolerating sea of problems from their enemies, they emigrated to Madina.

Hazrat Omer Farooque ؓ is the founder of Hijri , Islamic Calender. He had mentioned the reason behind the commencement of Islamic Calender with the event of Emigration. It highlights the distinction between goodness & badness evidently. The emigration of Makka to Madina was once (Farz) indispensable part of Islam. Eventhough this emigration of Makka to Madina is concluded after the conquest of Makka. But the commandment of leaving crime & sin & emigrating towards the commandments of Allah will exist always. In one Hadees, Hazrat Mohammed sal has said : “In fact emigrant is one those who leaves Allah’s forbidden things”. (Bukhari, Mishkaat 1/12)

Hazrat Omer Farooque ؓ had discussed the issue of starting the Islamic Calender with the Sahaaba. This event is an eye-opener & provides us golden message. “Muslims in every situation must emulate Islamic personalty & Islamic Manners. We should not become slaves of others & be dependent on them on any turmoil”. The demand of Islamic Pudency is one should give prominence to Islamic History in our personal life. Because many worships like Ramzan Fastings, Haj, Shabe-barath, Zakath Calculation, Arafa Fasting, Youme Aashoora Fasting, Divorce etc, are calculated based on the Hijri & Islamic Calender.

In fact, the commencement of Hijri Year not only demands Hazrat Mohammed ﷺ & Sahaaba like sacrifice. But also demands that one should imbibe Islamic personality, Leaving crimes & sins & obey the commandment of Allah. This is the golden lesson it conveys us.

MASAIL

By : Mufti Mohammed Yaqoob Sb qasimi Db
Translate by : Prof Mohammed Hashim Sahib

1) Nowadays, it is common to wish “Eid Mubaarak” on Eid, “Jumma Mubaarak” on Friday and greeting New year wishes on Islamic New Year. Does this have any reality according to Shariah?
A. There is no proof about this in Shariah. It has become common in public, therefore it is not likable. Even if this is assumed as rewardable act, due to innovation in Shariah, this act is sinful. However, if anyone greets and wishes goodness, without assuming this act as a worship, it isn’t a concern. But do not be the first person to wish.

2) Is the benefits of “Tenth of Muharram” due to the Martyrdom of Hazrath Hussain (RA)?
A. “Tenth of Muharram” was considered blessed and sacred even before incident of Karbala. This day was considered respectable even by the previous Ummah of Islam. This is incorrect to say that only after the martyrdom of Syedna Hazrath Hussain(RA), “Tenth of Muharram” became blessed. The truth is that Allah has chosen blessed day like this for the Martyrdom of Hazrath Hussain (RA) to raise his status and virtues.

3) Some of them consider Muharram as undesirable due to the Martyrdom of Hazrath Hussain (RA). They mourn and wear black cloths. What is the ruling on this?
A. Indeed Martyrdom of Hazrath Hussain (RA) is a painful incident and everyone needs to ponder on it that how one should be firm on the right path. The status of being Martyr is superior than submitting to a cruel ruler. However, for this reason, mourning, laying on fire, wearing black cloths, and considering this month as undesirable, all these acts are of Shias’ and it is sinful. Ahle Sunnath wal Jamath (Muslims) don’t have any link to these rituals.

4) Are Shias Muslims? What are their creed (Aqidah)?
A. The founder of Shia Religion was Ibn Saba (Jew). He had cunningly spread this. By depicting himself as Muslims, he entered the Muslim society and spread impious. Some of the false creed of Shia are written in their own books, that Three of the Sahaba of Rasulullah (Saw) lasted, while all other (Nauzubillah) became apostate (Murtad). They believe that Quran is written (changed). They blame the “Mother of Believers : Hazrath Ayesha Siddiqua (RA)”. They practice Taqia (Hiding) in their religion, whenever they think, they can say themselves as non-believer or they can say themselves as believer or they can depict themselves as shaitan . Therefore, any Shia following these creed is out of the fold of Islam and a non-believer. Having marital relationship & attending their funeral is restricted. Muslims need to restrain from their acts and relations.